ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 2, (April to June 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-II)urdu-09

ماخذ تحقیقی مجلہ

OPEN ACCESS

CC BY NC

عبداللہ نعیم رسول

پی ایچ ڈی اسکالر، شعبہ اردو، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد

حافظ ضیاالحق

پی ایچ ڈی اسکالر، شعبہ اردو، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد

ازکی سحر

پی ایچ ڈی اسکالر، شعبہ اردو، وفاقی اردو یونیورسٹی برائے فنون، سائنس و ٹیکنالوجی، اسلام آباد

کلیاتِ مجید امجد کا تحقیقی مطالعہ (اصولِ تدوین کے تناظر میں)

Abdullah Naeem Rasul*
Ph.D Scholar, Department of Urdu, International Islamic University Islamabad, Islamabad
Hafiz Zia-ul-Haq
Ph.D Scholar, Department of Urdu, International Islamic University Islamabad, Islamabad
Azka Saher
Ph.D Scholar, Department of Urdu, Federal Urdu University of Arts, Sciences & Technology, Islamabad

***Corresponding Author:** Rasulnaeem214@gmail.com

Research Analysis of "Kulliyat-e-Majeed Amjad" in the Light of Textual Criticism

Majeed Amjad is, one of the famous names in modern Urdu poetry. Although his selection of poetry was known in his life and after his demire, for the first time Khwaja M.Zakria compiled his poetry by the title 'Kulliyat-e-Majeed Amjad'. Khawaja M.Zakaria is recognized as an educationist, researcher, critic and compiler. He has many books in this regard, but 'Kulliyat-e-Majeed Amjad' became the reason for his fame. The process of compilation is an arduous enterprise and is bases on extensive research. In this research article,

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 2, (April to June 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-II)urdu-09

ماخذ تحقیقی مجلہ

a thorough analysis of 'kulliyat-e-Majeed Amjad' has been made refering to the principles of literary compilation and to evaluate how to successful Khwaja M.Zakria has been in his compilation of the text.

Key Words: *Majeed Amjad, Kulliyat, text, compilation, criticism.*

اردو میں آزاد نظم کا آغاز بیسویں صدی میں ہوا اور سب سے پہلی آزاد نظم جو ابھی تک تسلیم کی جاتی ہے وہ شرر لکھنوی کی "سمندر" ہے۔ یہ نام اور آزاد نظم کی ہیئت دونوں خاطر غزنوی کے تجویز کردہ ہیں۔ اُن کا خیال ہے کہ "اردو کی پہلی مختصر آزاد نظم ہونے کی حیثیت سے اسے آزاد نظم کی تاریخ میں بڑی اہمیت کا حامل ہونا چاہیے۔"[1] اصل نظم جو خاطر غزنوی نے 1901ء کے گداز کے ایک شمارے میں سے لی تھی، دونوں کی ہیئت الگ الگ ہے۔ گداز میں یہ نظم ایک ڈرامے کا حصہ ہے اور منقول ٹکڑا ایک کردار عیسیٰ کے مکالمے کا ہے۔ جس کے ابتدائی الفاظ ہیں "اے سمندر"[2]۔ شاید اسی سے نظم کا عنوان تجویز کیا گیا ہے۔ ہاں! اگر اس سے اگلے کردار یعنی ہسپانیہ کا سپاہی، دوسرا، پہلا، عیسیٰ، اکتادیو اور مریم کے مکالموں کو بھی ساتھ ملا کر پڑھا جائے تو ایک آزاد نظم کا تشکیلی عمل مکمل ہوتا ہے۔ بہر حال...... آج اردو میں جدید نظم یا آزاد نظم کا جب ہم مطالعہ کرتے ہیں تو ذہنوں میں ایک سوال جنم لیتا ہے کہ اکثر معروف نظم نگار اس صدی کے پہلے ربع میں پیدا ہوئے۔ مثلاً: تصدق حسین خالد (1901ء) ن۔م راشد (۱۹۱۰ء) فیض احمد فیض (۱۹۱۱ء) اسرار الحق مجاز (۱۹۱۱ء) میرا جی (۱۹۱۲ء) معین احسن جذبی (۱۹۱۲ء) علی سردار جعفری (۱۹۱۳ء) جاں نثار اختر (۱۹۱۴ء) مجید امجد (۱۹۱۴) احمد ندیم قاسمی (۱۹۱۵ء۔ مصدقہ) جعفر طاہر (۱۹۱۷ء) غلام جیلانی اصغر (۱۹۱۸ء) ظہیر کاشمیری (۱۹۱۹ء) کیفی اعظمی (۱۹۱۹ء) ساحر لدھیانوی (۱۹۲۱ء) وزیر آغا (۱۹۲۲ء) ضیا جالندھری (۱۹۲۳ء) منیب الرحمان (۱۹۲۴ء) وغیرہ۔ کیا یہ محض اتفاق ہے یا ستاروں کی چال؟

نظم کے انہی سرکردہ شعرا میں ایک نام مجید امجد کا بھی ہے۔ جن کی کلیاتِ مجید امجد اس وقت میرے پیشِ نظر ہے؛ جو الحمد پبلی کیشنز لاہور کی تیسری طباعت ہے۔ الحمد پبلی کیشنز نے پہلی بار ستمبر ۲۰۰۳ء، دوسری بار ستمبر ۲۰۰۶ء اور مذکورہ اشاعت مارچ ۲۰۱۰ء میں شائع کی۔ یہ کلیات خواجہ محمد زکریا نے ۱۹۸۸ء میں ترتیب دیا تھا۔ آپ لکھتے ہیں "۱۹۸۸ء میں' میں نے کلیات مجید امجد کی ترتیب و تدوین کا کام مکمل کیا اور اسی سال اسے ماورا پبلشرز لاہور نے شائع کیا"[3] لیکن ماورا پبلشرز کے مطابق پہلی اشاعت ۱۹۸۹ء میں ہوئی[4]۔ گویا مجموعی طور پر یہ چوتھی اشاعت ہے۔

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 2, (April to June 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-II)urdu-09
ماخذ تحقیقی مجلہ

خواجہ محمد زکریا تحقیق و تدوین کے حوالے سے ایک اہم نام ہے۔ اس سلسلے میں ان کی تحقیقی و تدوینی کتب 'کلیاتِ حفیظ جالندھری'، 'کلیاتِ عدم'، اور 'کلیاتِ مجید امجد' ادبی منظر نامے پر آچکی ہیں۔ اس مضمون میں 'کلیاتِ مجید امجد' کا تدوینی اصولوں کے تناظر میں جائزہ لینا مقصود ہے۔

دراصل تحقیق گم شدہ یا گم نام گوشوں کو تلاش کر کے اجاگر کرنے کا نام ہے۔ ہمارے محققین اور سکالرز تحقیق کے اصول و قواعد سے بخوبی آگاہ ہیں، جس کی وجہ تحقیقی کام کی کثرت ہے لیکن ہمارے ہاں جامعات میں بھی تدوین کے کام کو وہ اہمیت نہیں دی جاتی، جو تحقیق کے حصے میں آتی ہے۔ تدوین صرف متون کو جمع کر لینے کا نام ہی نہیں، بل کہ اس میں کچھ دیگر اہم پہلو بھی ہوتے ہیں۔ اس عمل کو تکمیل تک پہنچانے کے بارے میں انصار اللہ کا کہنا ہے:

تدوین کے عمل کو تکمیل تک پہنچانے کے لئے چھ مدارج طے کرنے ہوتے ہیں۔ ان مدارج کے لئے 'شعبہ' کی اصطلاح مناسب معلوم ہوتی ہے۔ تدوین کے یہ چھ شعبے اس طرح ہیں:

فراہمی متن ترتیبِ متن تصحیح متن تحقیقِ متن

تنقیدِ متن توضیحِ متن یا تحشیہ

مقدمہ ان کے علاوہ ہے۔ ان میں اوّل الذکر چار بنیادی اہمیت کے حامل ہیں، یعنی ان چار مدارج تک کام کو پہنچا دیا جائے تو اصولِ تدوین کا کام پورا ہو گیا۔ آخری دو شعبے اس کام کی تحسین یعنی Appreciation کے ہیں۔ [5]

ان مدارج کے تناظر میں کلیاتِ مجید امجد کا جائزہ لیتے ہیں تو خواجہ محمد زکریا تدوین کی تکمیل میں پہلے چاروں شعبوں پر پورے اترتے دکھائی دیتے ہیں۔

1۔ اس تدوین میں انہوں نے متن کی فراہمی کو یقینی بنایا۔ مختلف ذرائع سے جیسے بھی ہو سکا، مجید امجد کی شاعری کو اکٹھا کیا اور تلفظ اور املا کا خیال رکھتے ہوئے اسے عوام تک پہنچایا۔ زیادہ تر مواد چوں کہ ہاتھ سے لکھا ہوا تھا لہٰذا اس تحریر کو سمجھنا اور درست لکھ کر کمپوزر کو فراہم کرنا اور پھر اس کی درستی کے بعد شائع کروانا واقعی ذہنی اذیت کا کام تھا، جسے بااحسن مکمل کیا گیا، لیکن اکا دکا پروف کی خامی ابھی بھی دیکھی جا سکتی ہے، جیسے "شبِ رفتہ" کی نظم "حسن" (صفحہ۔17) کے پانچویں شعر کا دوسرا مصرع پہلے اور پہلا مصرع دوسرے کی جگہ پر لکھ دیا گیا ہے۔ "شبِ رفتہ" میں شعر یوں ہے:

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 2, (April to June 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-II)urdu-09
ماخذ تحقیقی مجلہ

یہ زندگی تو ہے اک جذبِ والہانہ مرا
یہ عشق تو ہے اک احساسِ بیخودانہ مرا

جب کہ "کلیاتِ مجید امجد" (صفحہ۔73) میں یہ شعر ایسے درج ہے:

یہ عشق تو ہے اک احساسِ بیخودانہ مرا
یہ زندگی تو ہے اک جذبِ والہانہ مرا

یا پھر "شبِ رفتہ" کی نظم "منٹو" (صفحہ:93) کا مصرع نمبر ۳ میں لفظ "اندھے" کو "اوندھے" (صفحہ۔132) اسی نظم کے ۱۳ویں مصرع میں لفظ "اپنا" کو "اپنے" میں بدل دیا گیا ہے، یوں ہی صفحہ نمبر 286 پر محررہ نظم "نہ کوئی سلطنتِ غم ہے نہ اقلیمِ طرب" کے مصرع 8 میں "جادہ" کی بجائے "جادوٗ" جیسی کچھ غلطیاں جو پڑھنے میں آتی ہیں، ممکن ہے یہ کمپوزر کی طرف سے ہوں۔

کلیات کی تدوین میں خواجہ محمد زکریا کے ہاں "علم کی بصیرت، مزاج کا اعتدال، ذہن کی شائستگی اور طبیعت کا استقلال"، چاروں صلاحیتیں نظر آتی ہیں، جو ایک مدوِّن میں ہونی چاہئیں۔

2۔ ترتیبِ متن میں آپ نے طریقِ تاریخی کو مدِ نظر رکھا۔ شاعری کی ترتیب میں سب سے مشکل قسم تاریخوں کے لحاظ سے ترتیب دینا ہے۔ اس طریقِ تحقیق میں محقق کو کئی کٹھنائیوں سے گزرنا پڑتا ہے۔ کون سی نظم یا غزل کس دن لکھی گئی، اگر شائع ہوئی تو کس ماہ و سال میں، کس رسالے میں شائع ہوئی۔ اس سلسلے میں ایک تو ہمیں شاعر کی ذاتی بیاض سے مدد مل سکتی ہے، بشرطے کہ اس نے بیاض میں تاریخ لکھی ہو، لیکن اس وقت پھر مشکل پیش آتی ہے، جب صحتِ متن کو دیکھنا ہوتا ہے۔ اس کے باذوق احباب معاونت کر سکتے ہیں۔ اس میں ضروری نہیں کہ احباب نے تاریخ لکھی ہو، اگر ڈائری میں سننے کی تاریخ کو نقل کیا گیا ہے تو ضروری نہیں کہ وہ شاعر نے بھی اسی دن کہی ہو۔ اخبارات اور رسائل سے اشاعت کی تاریخ یا مہینہ اور سال کا پتہ تو چل سکتا ہے، لیکن آمد یا ورود کی اصلی تاریخ کا اندازہ کیسے لگایا جائے، یہ ناممکن ہے۔ کلیاتِ مجید امجد کی ترتیبِ تاریخی میں خواجہ محمد زکریا نے انہی پہلوؤں کو مدِ نظر رکھا ہو گا۔ البتہ انہیں جو کاغذات جاوید قریشی سے ملے، اُن میں سے بہت سی غزلوں اور نظموں پر تاریخ درج تھی، لیکن ایسا کلام بھی کافی تعداد میں تھا، جن پر تاریخ رقم نہیں تھی۔ جو مجموعہ مجید امجد کی زندگی میں "شب رفتہ" کے نام سے شائع ہوا۔ اس کی نظموں اور غزلوں پر بھی تاریخیں درج نہیں ہیں [6]۔ اس ترتیب کے بارے خواجہ محمد زکریا لکھتے ہیں کہ:

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 2, (April to June 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-II)urdu-09

امجد نے شبِ رفتہ کو سنین تخلیق کے مطابق مرتب نہیں کیا تھا لیکن میں نے اس مجموعے کی تمام نظموں کو سختی سے سنین کے مطابق ترتیب دیا ہے۔زیرِ نظر کلیات کے اس حصے میں وہ تمام نظمیں شامل ہیں جو ۱۹۵۸ء میں طبع ہونے والی "شبِ رفتہ"میں موجود تھیں لیکن اب "تاریخ وار"ترتیب پانے کی وجہ سے کسی قدر آگے پیچھے ہو گئیں۔[7]

خواجہ محمد زکریا نے اس کی وضاحت کہیں بھی نہیں کی کہ انہوں نے نامعلوم تاریخیں اور سنین کہاں سے لئے۔رسائل میں طبع ہونے والے کلام سے تو یہ نتیجہ نکالنا شاید ممکن ہو لیکن غیر مطبوعہ کلام یا"شبِ رفتہ" میں شامل کلام کی تواریخ کے ماخذ کی وضاحت ضروری تھی۔کیوں کہ یہ عمل مشکل ہی نہیں،ناممکنات میں سے ہے۔

3۔ تصحیح متن کا مرحلہ بھی دقت طلب ہوتا ہے۔خاص طور پر جب نسخہ کئی بار شائع ہو چکا ہو تو اس صورت میں اختلافِ نسخ اور اختلافِ متن کی تلاش اور فیصلہ زیادہ محنت کا طالب ہوتا ہے۔ڈاکٹر سید عامر سہیل اس ضمن میں رقم طراز ہیں کہ:

اصل مسئلہ جو اِن شعری تخلیقات کے ضمن میں سامنے آتا ہے وہ صحتِ متن کا ہے۔مجید امجد کی یہ عادت تھی کہ وہ ایک نظم لکھنے کے بعد اسے بار بار سنوارتے اور اس میں ترمیم و اضافے کرتے رہتے تھے۔نظم کو بنانے سنوارنے کے اس عمل میں وہ نظم کے خیال،لفظی نشست و برخاست اور ہیئت تک کو تبدیل کر دیتے تھے،اسی لئے ان کی ایک ایک نظم کے کئی متن مل جاتے ہیں۔یہی معاملہ نظموں کے عنوانات کا بھیہے۔جرائد میں شائع ہونے والی بہت سی نظموں کے عنوانات بعد میں انہوں نے خود تبدیل کیے۔اسیطرح بہت سی نظمیں جب کتابی شکل میں سامنے آئیں تو بہت سے مصرعوں کو نظم سے خارج کر دیا گیا یا نئے مصرعے کہے گئے۔راقم کے پاس مجید امجد کی نظموں کے جو قلمی مسودات ہیں ان میں اس انداز کی قطع و برید کو دیکھا جا سکتا ہے۔[8]

کلیاتِ مجید امجد کی تدوین میں خواجہ محمد زکریا کو جن مسائل کا سامنا کرنا پڑا، اُس کا اندازہ مندرجہ بالا اقتباس سے لگایا جا سکتا ہے، لیکن یہ بھی دیکھنا پڑے گا کہ اس سے پہلے صرف "شبِ رفتہ" مجید امجد کی حیات میں شائع ہوئی تھی اور باقی تمام کلام اُن کے پاس خام مال کی صورت موجود تھا لہٰذا کلیات سے قبل دوسرے نسخے یا مجید امجد نمبر مثلاً ماہ نامہ "قند"[9] "مرے خدا مرے دل"[10]"گلاب کے پھول۔مجید امجد شخصیت، فن اور منتخب کلام"[11]،"چراغِ طاقِ جہاں"[12]"طاقِ ابد"[13]،"مرگِ صدا"[14]،"اے دل تو ہی بتا"[15]اور"لوحِ

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 2, (April to June 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-II)urdu-09

ماخذ تحقیقی مجلہ

دل"[16] وغیرہ جو شائع ہوئے، انہیں دیکھنے کی خواجہ محمد زکریا نے ضرورت ہی محسوس نہیں کی۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ جاوید قریشی اور کسریٰ منہاس سے تقریباً انہیں سارا کلام مل گیا تھا، جسے مجید امجد اپنی عادت کے مطابق درست کر چکے تھے۔ کیوں کہ وہ اپنے کلام کی اکثر نوک پلک سنوارتے اور کانٹ چھانٹ کرکے تصحیح کرتے رہتے تھے۔ اوپر جو میں نے خواجہ محمد زکریا کے ضرورت محسوس نہ کرنے کی بات کی ہے اسے "گلاب کے پھول۔ مجید امجد شخصیت، فن اور کلام" (اشاعت ۱۹۷۸ء) اور کلیاتِ مجید امجد (۱۹۸۹ء) کی ان چند مثالوں میں دیکھا جا سکتا ہے۔ البتہ یہاں اس قدر وضاحت ضروری ہے کہ انہیں جو مسودات جاوید قریشی نے دیے تھے ان میں کئی ورژن موجود تھے۔ جس میں مشکل، درست ورژن کا انتخاب تھا۔ یہاں انتخاب میں انہوں نے اپنی صلاحیتوں کا استعمال کیا۔ بہر حال
"گلاب کے پھول" کے صفحہ نمبر ۱۵۹۔۱۶۰ پر موجود غزل کا مطلع ہے:

اب یہ مسافت کیسے طے ہو اے دل تو ہی بتا
کٹتی عمر اور گھٹتے فاصلے پھر بھی وہی صحرا

جبکہ اس غزل کو "کلیاتِ مجید امجد" میں "بول انمول" کے عنوان سے صفحہ نمبر ۳۷۳ پر بطور نظم شامل کیا گیا ہے۔ اسی طرح "گلاب کے پھول" کے صفحہ نمبر ۱۶۰۔۱۶۱ پر درج ذیل مطلع کی غزل کو "جہاں نورد" کے عنوان سے "کلیاتِ مجید امجد" کے صفحہ نمبر ۴۵۲ پر دیکھا جا سکتا ہے۔

سفر کی موج میں تھے وقت کے غبار میں تھے
وہ لوگ جو ابھی اس قریہ بہار میں تھے

"گلاب کے پھول" کے صفحہ نمبر ۱۶۴۔۱۶۵ پر موجود غزل "کلیاتِ مجید امجد" کے صفحہ نمبر ۳۲۲ پر "کوئٹے تک" کے عنوان کی نظم کا دوسرا حصہ کر دیا ہے۔ جب کہ یہ دونوں حصے "مرگِ صدا" میں ڈاکٹر محمد امین نے دو مختلف غزلوں کی صورت میں شامل کیے ہیں۔ یہ غزل مجید امجد کی معروف غزلوں میں شمار ہوتی ہے۔ اس کا مطلع ہے:

برس گیا بہ خراباتِ آرزو ترا غم
قدح قدح تری یادیں، سبو سبو ترا غم

ان غزلوں کے علاوہ چند نظموں کے عنوانات بھی تبدیل کیے گئے ہیں۔ جیسے "گلاب کے پھول" میں صفحہ ۲۳۳ کی نظم "ثمرِ خوں" کو "یہ قصہ حاصل جاں ہے" کے عنوان سے کلیاتِ مجید امجد کے صفحہ نمبر ۴۴۱ پر، نظم "جویا" کے عنوان سے، صفحہ نمبر ۲۳۹ کی نظم "تب میرا دل۔۔۔" کو کلیاتِ مجید امجد میں "گوشہ امن" کے عنوان

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 2, (April to June 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-II)urdu-09

ماخذ تحقیقی مجلہ

سے، گلاب کے پھول کے صفحہ نمبر ۲۴۳ پر "میلی میلی نگاہوں۔۔" کے عنوان سے موجود نظم کو کلیات کے صفحہ نمبر ۶۳۳ پر اور نظم "بائیں موڑ بھی لے "صفحہ ۲۴۵ کو "ایک نظمینہ " کے عنوان سے "کلیاتِ مجید امجد "میں شامل کیا گیا ہے۔خواجہ محمد زکریا نے اوّل الذکر تینوں نظموں کے عنوانات، موجودہ نظموں کے پہلے مصرع بالترتیب "یہ قصہ حاصلِ جاں ہے، اسی سے رنگ بھریں"، "تب میرا دل بجھ جاتا ہے" اور "میلی میلی نگاہوں کی اس بھیڑ کے اندر اور بھی گھس کر دیکھو" سے لیے ہیں۔ویسے اگر بنظرِ نقد دیکھا جائے تو "گلاب کے پھول" میں دیے گئے عنوانات موزوں دکھائی دیتے ہیں۔اسی طرح ماہ نامہ "قند" پشاور کا مجید امجد نمبر بھی کلیات مجید امجد از خواجہ محمد زکریا سے کئی سال پہلے شائع ہو چکا تھا۔اس میں شامل کچھ نظمیں بھی عنوان کی تبدیلی کے ساتھ کلیات میں شامل کی گئی ہیں۔مثال کے طور پر قند کے صفحہ ۱۳۶ پر محررہ نظم "تارے" کا عنوان تبدیل کر کے "ہم تارے چاند ستارے ہیں" کے عنوان سے "کلیات مجید امجد" میں صفحہ نمبر ۵۳۶، نظم بعنوان "نظم "صفحہ نمبر ۱۵۷ کو "میلی میلی نگاہوں "صفحہ نمبر ۶۳۳، معروف غزل جس کا ذکر پہلے بھی ہو چکا ہے "برس گیا بہ خراباتِ آرزو تراغم "صفحہ نمبر 161 کو نظم "کوئٹے تک "صفحہ 321 کا دوسرا حصہ، نظم "سفر کی موج" صفحہ 137 "جہاں نورد" صفحہ نمبر 452، نظم "تیری خاطر" صفحہ 152 کو "اپنے بس میں" کے عنوان سے دیکھی جا سکتی ہیں۔

مدیرِ "قند" تاج سعید نے مذکورہ شمارے کے صفحہ نمبر 163 پر مجید امجد کی ایک نظم بعنوان "نظم "مع بلراج کومل کے انگریزی ترجمہ "A Poem" کے نام سے شامل کی، جسے "کلیات "میں صفحہ 407 پر بغیر انگریزی ترجمہ کے "پہاڑوں کے بیٹے" کے عنوان سے شامل کیا گیا ہے۔"قند" میں Kenneth Slade Alling کی انگریزی نظم Time مجید امجد کے ترجمہ بعنوان "وقت" کے ساتھ صفحہ نمبر ۴۶۱ پر درج ہے۔"کلیات مجید امجد" میں اس نظم کا ترجمہ تو "وقت" کے عنوان سے دے دیا گیا ہے، لیکن انگریزی کا متن نہیں دیا گیا جب کہ مجید امجد کے ترجمہ کے نیچے Richard Aldington کا نام دیا گیا ہے۔

4۔ تحقیقِ متن میں کسی جز کا الحاقی ہونے یا کاغذات کے کرم خوردہ اور کہنہ ہونے کا سوال تو کم ہی پیدا ہو سکتا ہے، البتہ بد خط یا غلط نویسی یا کانٹ چھانٹ کے باعث لفظوں کے نہ سمجھ میں آنے کا سوال پیدا ہو سکتا ہے، جس سے کچھ دقت کا سامنا کرنا پڑا ہو گا۔تحقیقِ متن میں اس لئے یہ گمان پیدا ہوتا ہے کہ جب 1972ء میں خواجہ محمد زکریا کی ملاقات مجید امجد سے ہوئی تو انہوں نے مجید امجد کو ایک یا دو مجموعے شائع کرنے کا مشورہ دیا، جسے مان لیا گیا۔اس کے بعد کی تفصیل میں وہ لکھتے ہیں کہ:

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 2, (April to June 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-II)urdu-09

اُن کی خواہش یہ تھی کہ ایک مجموعہ "شبِ رفتہ کے بعد" سے ۱۹۶۸ء تک کے کلام پر مشتمل ہو اور دوسرا مجموعہ "فعلن فعلن" والی بحر میں کہی گئی نظموں سے ترتیب پائے۔ان دنوں مجید امجد کی صحت بہت خراب رہنے لگی تھی۔میں نے احتیاطاً دو موٹی موٹی کاپیاں خریدیں اور ان میں ان کا تمام کلام مختلف ذرائع سے حاصل کر کے لکھنا شروع کر دیا۔جب ان کا انتقال ہوا تو یہ کاپیاں بھر چکی تھیں۔اس دوران میری ملاقات تکسریٰ منہاس (اب مرحوم) سے ہوئی۔۔۔انہوں نے مجھے نہ صرف "عروج" جھنگ کی فائلیں عطا کیں بل کہ امجد کا کچھ نادر کلام بھی فراہم کیا۔پھر جناب جاوید قریشی کی عنایت سے مجید امجد کے مسودات میری نظر سے گزرے۔ میں نے اس سارے انمول خزانے کو بہت وقت صرف کر کے ترتیب دیا۔[17]

اس تحریر سے تو یہی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ خواجہ صاحب کے صرف دو ذرائع تھے۔ایک توکسریٰ منہاس سے "عروج" کی فائل اور دوسرے جاوید قریشی سے مسودات۔یہاں اگر جاوید قریشی کی بات کی جائے تو وہ اس وقت ساہیوال میں ڈپٹی کمشنر کے عہدے پر فائز تھے،جب انہیں مجید امجد کی وفات کی خبر ملی تو وہ فوراً اس کے مکان پر گئے،میت کو ایک ٹرک کے ذریعے جھنگ بھجوایا اور مکان کو تالا لگا دیا تاکہ کوئی چیز غائب نہ ہونے پائے۔ انہیں زیادہ فکر اس کلام کی تھی،جو وہاں موجود تھا اور جس کے چوری ہونے کا خطرہ تھا۔بعد میں یہ کلام خواجہ محمد زکریا نے ان سے حاصل کیا۔لیکن بہت سا کلام جو مختلف رسائل و جرائد میں بکھرا پڑا تھا۔غالباً اس کو ڈھونڈنے کی کوشش نہیں کی گئی۔اس کلام کے بارے ڈاکٹر سید عامر سہیل جان کاری دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

"القلم" مجید امجد نمبر، مرتبہ: حکمت ادیب (جھنگ ادبی اکیڈمی، جھنگ، ۱۹۹۴ء) ۹۷۵ صفحات پر مبنی اس جریدے میں صفحات ۸۱۷ تا ۸۷۸ 'مجید امجد کی غیر مدون و متروک نظمیں' کے عنوان سے کلام کا انتخاب موجود ہے۔[18] اس کی مزید تفصیل بیان کرتے ہوئے آپ لکھتے ہیں کہ:

شبِ رفتہ کے بعد' اور 'کلیات مجید امجد' (مرتبہ ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا) کے تاریخی مطالعے سے پتہ چلتا ہے کہ جون ۱۹۵۸ء تک 'شبِ رفتہ کے بعد' میں تقریباً تیس ایسی نظمیں اور غزلیں ہیں جو اس کڑے انتخاب کا شکار ہوئیں اور 'کلیات مجید امجد' میں جو ۱۹۵۸ء تک تینتالیس ایسی تخلیقات ہیں جو صرف کلیات میں شامل ہیں،ان دونوں کتابوں کو ملا کر ۷۳ تخلیقات ہیں جو 'شبِ رفتہ' میں جگہ نہ پا

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 2, (April to June 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-II)urdu-09
ماخذ تحقیقی مجلہ

سکیں۔جب کہ کلیاتِ مجید امجد (طبع نو)مرتبہ خواجہ محمد زکریا (لاہور، الحمد پبلی کیشنز،۲۰۰۳ء)میں تیرہ تخلیقات ایسی شامل کی گئی ہیں جو گزشتہ مرتب کردہ 'کلیات مجید امجد' از خواجہ محمد زکریا (۱۹۸۹ء) میں شامل نہیں تھیں۔البتہ یہ تیرہ تخلیقات 'القلم' (جھنگ، مجید امجد نمبر، ۱۹۹۴ء) میں شائع ہو چکی ہیں۔اس کے علاوہ 'القلم' مجید امجد نمبر میں چالیس ایسی تخلیقات ہیں جو 'شبِ رفتہ کے بعد' اور کلیات سمیت کسی بھی کتاب میں شامل نہیں تھیں۔انہیں بھی مجید امجد نے اپنے انتخاب میں شامل نہیں کیا یوں کل ملا کر ۱۲۶ نظمیں اور غزلیں بنتی ہیں۔[19]

ان کے علاوہ ماہ نامہ " قند" پشاور مجید امجد نمبر کے صفحہ ۱۳۷ پر موجود نظم "نوحہ اور صفحہ نمبر ۱۵۱ پر مرقوم نظم "موجِ صبا" بھی "کلیاتِ مجید امجد" میں دکھائی نہیں دیتیں۔

اگر مجید امجد کے سارے کلام کو مختلف رسائل اور کتب سے یک جا کیا جائے تو بہت سا ایسا کلام مل سکتا ہے جو "کلیاتِ مجید امجد" میں شامل نہیں ہوگا، سو ایسی صورتِ حال میں کلیات مجید امجد کو یا تو انتخاب کہا جا سکتا ہے یا نا مکمل کلیات۔

۵۔پانچواں مرحلہ تنقیدِ متن کا ہے، جسے کوئی خاص اہمیت نہیں دی گئی حالاں کہ تحقیق اور تدوین کے بعد ایک محقق یا تدوین کار جب اپنے کام کا جائزہ لیتا ہے یا اس کا مطالعہ کرتا ہے تو کئی نئے پہلو یا نکات سامنے آتے ہیں یا کئی مقامات پر درستی کی ضرورت پڑتی ہے۔یہ تجزیہ یا مطالعہ تنقیدِ متن کہلاتا ہے۔

"کلیات مجید امجد" کے مطالعے سے یہ بات تو واضح ہو جاتی ہے کہ تحقیق اور تدوین میں اپنی سی پوری کوشش کی گئی ہے۔تنقیدِ متن میں کمپوزنگ وغیرہ کے چند معمولی خامیوں کے علاوہ کوئی ایسا نکتہ تلاش کرنا مشکل ہے جو علمی حقائق یا امورِ واقعی سے مطابقت نہ رکھتا ہو۔کوئی ایسا نقص سامنے نہیں آتا کہ جزو دوبار یا تضاد کے ساتھ آیا ہو۔متن کی املا، تلفظ اور حروف کی ساخت کا بھی خاص خیال رکھا گیا ہے۔نظموں یا غزلوں کی تاریخیں جو دی گئی ہیں ان میں بھی جہاں مدوّن کو شک پیدا ہوا ہے وہاں سوالیہ نشان سے اپنے خدشے کو ظاہر کر دیا ہے۔ترمیم و تنسیخ کے عمل اور ورژن کو بھی اپنی دانست کے مطابق جو بہتر سمجھا، اسے شاملِ اشاعت کر دیا گیا۔

تنقیدِ متن میں ایک نکتہ جو قابلِ غور ہے اور جس کا اعتراف خود ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا نے دیباچہ طبع نو میں کیا ہے وہ یہ کہ:

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 2, (April to June 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-II)urdu-09

ماخذ تحقیقی مجلّہ

اگر چہ متن کی صحت کا حتی الامکان خیال رکھا گیا تھا پھر بھی چند اغلاط در آئیں۔ واحد طویل نظم "نہ کوئی سلطنتِ غم نہ اقلیمِ طرب" غلط کاپی جڑنے کی وجہ سے بے ربط ہو گئی لیکن کلیات کی چاروں اشاعتوں میں اسی طرح شائع ہوتی رہی"۔[20]

اس اعترافِ غلطی میں جو تشکیک کا پہلو ہے وہ یہ کہ میرے سامنے اس وقت "کلیات مجید امجد" طبع، نو، اشاعت سوم مارچ ۲۰۱۰ء موجود ہے، جو مجموعی طور پر یعنی ماورا کی طباعت سمیت چوتھی طباعت ہے اور اس میں مذکورہ نظم بالکل درست حالت میں ہے تو وہ چاروں اشاعتیں کون سی ہیں جن میں یہ نظم غلط پیسٹنگ کے ساتھ شائع ہوتی رہی۔ ممکن ہے تین طباعتوں میں ایسا ہوا ہو۔ کیوں کہ مجموعی طور پر چوتھی طباعت اس وقت میرے زیرِ مطالعہ ہے اور اس میں مذکورہ نظم بالکل درست ہے۔ اگر کوئی اور طباعت تھی تو اس کی وضاحت ہونی چاہیے تھی۔ تاکہ تشکیک کا یہ پہلو ختم ہو جاتا۔

۶۔ توضیحِ متن یا تحشیہ کے عمل کو پروفیسر محمد انصار اللہ نے نہ جانے کیوں غیر ضروری قرار دیا ہے، جب کہ تحقیق میں اس عمل کو کسی صورت نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ شاید پروفیسر ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا، جنھوں نے ساری زندگی علم و ادب کی خدمت میں گزاری بھی اسی تقاعل کے مقلد ہوں۔ جس وجہ سے تحشیہ کو نظر انداز کر گئے۔ چوں کہ "کلیاتِ مجید امجد" صفحہ اوّل پر ہی یہ الفاظ تحریر ہیں "تحقیق، تدوین، ترتیب" لہٰذا میرا شک میں مبتلا ہونا بنتا بھی ہے۔ کسی بھی متن کی تدوین کے دوران بہت سے ایسے نکات ہوتے ہیں، جن کی تشریح ضروری ہوتی ہے یا قاری کو سمجھانے کے لئے ان کی وضاحت کرنی ضروری ہوتی ہے۔ چوں کہ متن کے ساتھ تو وضاحت نہیں کر سکتے نہ اضافہ کر سکتے ہیں لہٰذا ایسی صورت میں حاشیہ ضروری ہو جاتا ہے سو اسے نظر انداز کر دینا ممکن نہیں۔ کلیات مجید امجد میں توضیحِ متن یا تحشیہ کو شاید غیر ضروری سمجھتے ہوئے نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قاری کے ذہن میں جب کوئی سوال جنم لیتا ہے تو وہ اس کا جواب نہ پا کر مایوس دکھائی دیتا ہے۔

آخر میں پروفیسر انصار اللہ نے جسے "اس کے علاوہ" لکھا ہے وہ مقدمہ ہے۔ مقدمہ لکھا تو تدوین کے بعد جاتا ہے لیکن اسے سب سے پہلے کتاب میں جگہ دی جاتی ہے۔ قاضی ودود، جمیل جالبی، مولوی عبد الحق یا مشفق خواجہ وغیرہ کے تدوین کے کام کا مطالعہ کرتے ہوئے قاری نہ صرف تدوین کے کام سے آگاہی حاصل کر لیتا ہے، اسے تدوین کار کی مشکلات کا اندازہ بھی ہو جاتا ہے اور اگر وہ خود کام کرنا چاہے تو اسے معلوم ہو جاتا ہے کہ تدوین کا طریقہ کیا ہے، بل کہ تمام مندرجات کے بارے بھی جان لیتا ہے اور جوں جوں وہ آگے بڑھتا جاتا ہے۔ اگر

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 2, (April to June 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-II)urdu-09

ماخذ تحقیقی مجلہ

اس کے ذہن میں کوئی نکتہ ہوتا بھی ہے تو حل ہوتا جاتا ہے یہاں تک کہ اختتام پر کوئی ناممکن سا سوال ہی اس کے ذہن میں رہ جاتا ہے۔ کلیات مجید امجد میں صرف دیباچہ کے چند الفاظ پر اکتفا کیا گیا ہے، جب کہ یہ کام ایک بھرپور مقدمہ کا متقاضی تھا۔ سو قاری کو "کلیات مجید امجد" کے مطالعے کے بعد ایک تشنگی کا احساس ہوتا ہے اور اس کا ذہن کہتا ہے کہ کاش یہ بھی ہوتا۔

بعض اوقات تو ایک مدوِّن آخر میں ایک اشاریہ بھی دے دیتا ہے، جس سے قاری کی مزید گتھیاں سلجھ جاتی ہیں۔ کہیں کہیں اغلاط نامہ اور key بھی دے دی جاتی ہے اور یوں قاری کے ذہن کو وسعت دینے کا انتظام کرنے کے علاوہ اس کے تمام شکوک متن کے مطالعہ سے پہلے ہی رفع کر دیئے جاتے ہیں۔

"کلیات مجید امجد" باذوق اشخاص کی تسکین کے لئے، طالب علم کی ذہنی وسعت کے لئے اور سکالرز کی ضرورت کے لئے واقعی ایک اہم کام تھا، جسے ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا نے یک جا کر کے جہاں مجید امجد کی زندگی بھر کے ذہنی اثاثے کو ضائع ہونے سے بچایا ہے، وہیں بہت سے ضرورت مندوں کی ضرورت کو بھی پورا کیا ہے۔ انسانی کام میں اسقام اور خامیاں تو رہ ہی جاتی ہیں اور خاص طور پر تحقیق کا کام جاری رہتا ہے۔ آنے والے اس خلا کو پُر کرتے رہتے ہیں اور کام آگے بڑھتا رہتا ہے۔ کلیات مجید امجد میں سے جن چند نکات پر بات کی گئی ہے یہ خامیاں نہیں بل کہ تحقیق کی خوب صورتی اور اس کام پر مزید اضافے اور اسے مزید بہتر بنانے کا اشاریہ ہے اور خواجہ محمد زکریا کی اس کاوش کو جتنا سراہا جائے کم ہے۔

حوالہ جات

۱۔ خاطر غزنوی، جدید اردو ادب، (لاہور: سنگِ میل پبلی کیشنز، ۱۹۷۵ء)، ص: ۱۶۸۔

۲۔ شرر لکھنوی، "پانچواں سین"، ماہ نامہ دلگداز، ۹:۲ (فروری ۱۹۰۱ء)، ص: ۱۱۔

۳۔ محمد زکریا، خواجہ، کلیاتِ مجید امجد (طبع نو) الحمد پبلی کیشنز، لاہور، مارچ ۲۰۱۰ء، دیباچہ، ص: ۲۷۔

۴۔ محمد زکریا، ڈاکٹر خواجہ، کلیات مجید امجد، (لاہور: ماورا پبلشرز، ۱۹۸۹ء)

۵۔ محمد انصار اللہ، پروفیسر، اردو میں تدوین، (دہلی: براؤن بک پبلی کیشنز پرائیویٹ لمیٹڈ، ۲۰۱۴ء)، ص: ۱۹۔

۶۔ مجید امجد، شبِ رفتہ، (لاہور: سویرا آرٹ پریس، نیا ادارہ، ۱۹۵۸ء)۔۔۔ (ملاحظہ فرمائیں)

۷۔ محمد زکریا، خواجہ، کلیات مجید امجد، ایضاً، ص: ۲۸۔

۸۔ عامر سہیل، ڈاکٹر سیّد، مجید امجد۔ نقش گرِ ناتمام (لاہور: پاکستان رائٹرز کوآپریٹو سوسائٹی، ۲۰۰۸ء)، ص: ۸۱۔

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 2, (April to June 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-II)urdu-09

ماخذ تحقیقی مجلّہ

۹۔ماہ نامہ قند،پشاور،مجید امجد نمبر،شمارہ: ۹،۱۹۷۵ء

۱۰۔تاج سعید(مرتب)،مرے خدا مرے دل،(پشاور:مکتبہ ارژنگ،پشاور،۱۹۷۵ء)

۱۱۔محمد حیات خان سیال(مرتب)،گلاب کے پھول۔مجید امجد شخصیت،فن اور منتخب کلام،(لاہور:مکتبہ میری لائبریری،۱۹۷۸ء)

۱۲۔تاج سعید(مرتب)،چراغِ طاقِ جہاں،(لاہور:سنگِ میل پبلی کیشنز،۱۹۸۰ء)

۱۳۔شمیم حیات سیال(مرتب)طاقِ ابد،(لاہور: آئینہ ادب،۱۹۸۱ء)

۱۴۔محمد امین(مرتب)،مرگِ صدا،(ملتان:کاروانِ ادب،۱۹۸۲ء)

۱۵۔ساحل احمد(مرتب)،اے دل تو ہی بتا،(الہ آباد:اردو رائٹرز گلڈ،۱۹۸۶ء)

۱۶۔تاج سعید(مرتبہ)،لوحِ دل(کلیات)،(پشاور:مکتبہ ارژنگ،۱۹۸۷ء)

۱۷۔محمد زکریا،خواجہ،کلیات مجید امجد،ایضاً،ص ۳۱۔

۱۸۔عامر سہیل،ڈاکٹر سیّد،مجید امجد۔نقش گرِ تمام،ایضاً،ص:۸۱۔

۱۹۔ایضاً،ص:۸۳۔

۲۰۔محمد زکریا،خواجہ،کلیات مجید امجد،ایضاً،ص:۲۷۔